نمبر ۶۳ | سوموار ۱۲ فروری ۱۹۲۳ء | مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت یوں تو خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے مگر کسی قدر کھانسی ابھی ہے۔ ۱۲ فروری کو حضور نے دو ہفتے کے لئے تبدیل آب و ہوا کی غرض سے دریا کی طرف پٹھانکوٹ و پھیرو چیچی وغیرہ مقامات پر جانے کا ارادہ فرمایا ہے۔ ان دنوں میں قادیان آنیوالے احباب حضور کی ملاقات سے مستفید نہ ہو سکینگے اسلئے بہتر ہوگا۔ کہ وہ اتنے دنوں کیواسطے اپنے سفر قادیان کو ملتوی کردیں۔ تاکہ بدستور قادیان آنی چاہیئے۔ یہاں سے جائے قیام آنحضور پر بھجوائی جایا کریگی۔

تمام احمدی بہنوں کی خدمت میں درخواست

ہم اپنی بہنوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتی ہوں کہ مسجد احمدیہ جرمن کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہ تجویز فرمائی ہے۔ جیسا کہ الفضل میں شائع بھی ہو چکا ہے کہ یہ مسجد احمدی عورتوں کے چندہ سے ہی تیار کی جائے۔ جس کے لئے حضور نے پچاس ہزار روپیہ کی تحریک فرمائی ہے۔ اور ۷ فروری ۱۹۲۳ء کو حضور نے دارالامان اور گرد و نواح کی سب احمدی عورتوں کو جمع کر کے مختصر تقریر فرمائی۔ اور اپنا منشاء مبارک ظاہر فرمایا۔ حضور کے ارشاد فرمانے کے بعد اسوقت عورتوں میں ایک خاص جوش

پیدا ہوا جس کا نقشہ اس قلم سے کاغذ پر نہیں کھینچا جا سکتا اور اسی جلسہ گاہ میں ساڑھے آٹھ ہزار چندہ ہو گیا۔ جنمیں وعدے بھی تھے۔ قادیان کی غریب جماعت نے اسوقت اپنی ہمت اور جوش کا ایک خاص نمونہ دکھایا۔ احمدی عورتوں کے لئے یہ خدمت بجا لانے کا سب سے پہلا موقعہ ہے اس لئے ہمیں اس موقعہ پر کسی طرح بھی پیچھے نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ہر ایک کو آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر ہم سب ملکر اسوقت اس خدمت کو پورے طور پر بجا لائینگی تو یقیناً یقیناً ہمیں دوسرے موقعوں پر اس سے بڑھکر خدمت بجا لانے کا موقعہ دیا جائیگا۔ اور اگر ہم نے پہلے ہی امتحان میں ناکامی کا منہ دیکھا۔ تو ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ عورتوں کے پاس نقدی

ہیں آمدنی نہیں ہؤا کرتی۔ بلکہ ان کا جو زیور ہوتا ہے۔ وہ ان کی اپنی ہی ملکیت ہؤا کرتی ہے۔ زیور پھر بھی بن جائیگا۔ مگر یہ موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ ہمارے لئے سب سے پہلا قربانی کا موقعہ ہے۔ اس میں اپنی دنیاوی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دکھانا جو افرادی کا کام ہے۔ مفلسان پھر زندہ نہیں ہو سکتا۔ اور جو کچھ اپنی زندگی میں کر سکتا ہے۔ مرکر نہیں کر سکتا۔ اب یہ اپنی فلاح حاصل کرنے کا وقت ہے۔ اور کامیاب ہونے میں بہت کم مدت رہ گئی ہے۔ کچھ عرصہ کی بات ہے۔ پھر یہ سب مشکلات دور ہو جاویگی۔ اور ایسی خدمات کا موقعہ نہیں ملیگا۔ اسوقت کی قربانی سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہو گا۔ ہر ایک بہن کو اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اسوقت کی سستی تمام عمر کی حسرت ضائع کرے یہ کنجوسی کا وقت نہیں۔ ہمت اور فراخدلی کا نمونہ دکھاؤ۔ ہماری قادیان کی غریب بہنوں میں سے بعض نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ ایک نہیں۔ کئی ایسی ہیں۔ جن کی موجودہ صورت میں کوئی آمدنی نہیں۔ مگر انہوں نے ابھی قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ اور جس قدر ہو سکا حصہ لیا۔ ہمت کرو۔ اور صحابہ کرام کی بیبیوں کا سا جوش دکھاؤ۔ بھلا سوچو تو اگر کسی کا بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور علاج کرانا ہے۔ تو آرام نہ ہونے پر اپنی جان اور مال کا کوئی خیال نہیں کرتا کہ کسی طرح بچہ اچھا ہو جائے اسی طرح اسوقت اسلام محتاج ہے۔ اس کی امداد بھی اسی طرح علاج کرنے پر ہو سکتی ہے۔ اپنا گھر اپنی جائداد اپنا مال سب اسلام کی خاطر دیدو۔ اور اسلام کی مدد کرو۔ خدا تمہاری مدد کریگا۔ اب وقت ہے۔ ورنہ بعد میں ہاتھ ملنے سے کیا فائدہ؟ دیکھو عیسائی اپنے مذہب کی خاطر کس طرح قربانیاں کرتے ہیں۔ اسوقت اسلام خطرہ میں ہے۔ اور چاروں طرف اس کے دشمن ہیں۔ اس لئے ہمیں ان دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ اور ہر طرح کرنا چاہیئے۔ خواہ جان سے خواہ مال سے۔ اور جب تک اسلام کا جھنڈا ایک مضبوط ستون کی طرح نہ کھڑا ہو جائے۔ اور دنیا میں چاروں طرف احمدی ہی احمدی نظر نہ آئیں۔ ہمیں اسوقت تک آرام [illegible] چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ اور انشاءاللہ وہ دن عنقریب آنے والے ہیں۔ کہ اسلام کا بول بالا ہو گا۔ فقط والسلام۔ بہنوں کی ایک خادمہ۔

اہلیہ منشی حکیم الرحمن صاحب۔ قادیان دارالامان

اطلاع بیت المال

اس ہفتہ میں کل بیرونی جماعتوں کی خدمت میں ان کی سہ ماہی اول یعنی اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر تک کی وصول شدہ رقوم ارسال کی گئی ہیں۔ کہ اگر ان کے رجسٹر سے فرق ہو۔ تو اس دفتر کو بواپسی ڈاک بتاریخ داخل کردہ رقم اور نمبر رسید اور تعداد رقم سے فوراً مطلع کیا جائے۔ تاکہ رجسٹر دیکھا جائے۔ بصورت ایک ہفتہ تک جواب نہ آنے کے یہ سمجھا جاویگا۔ کہ ان کا حساب اس دفتر سے مطابق ہے ہر ایک صاحب جو فرداً فرداً چندہ ارسال فرماتے ہیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ یہ عرض کی جاتی ہے۔ کہ وہ بجائے مہربانی یا تو اپنی جائے ملازمت میں جماعت پیدا کریں یا اپنی قریب دوار والی جماعت میں شامل ہوں۔ ورنہ اپنی جائے سکونت والی جماعت میں ہی داخل ہو جاویں۔ چندہ اگر ان کو براہ راست ہی ارسال کرنا موزوں و مناسب ہو۔ تو یہاں بھجا کریں۔ مگر کوپن پر یہ نوٹ ہمیشہ دیا کریں کہ بحساب جماعت فلاں۔ اور رسید کا کارڈ بنام سکرٹری فلاں ارسال کیا جائے تاکہ سکرٹری صاحب جماعت کو بھی اطلاع ہو جائے۔ بقایاجات کی وصولی پر خاص طور پر اتنی سعی کی جائے کہ کل بقایاجات ۲/۳ ۳۰ تک وصول ہو جائیں؛ زکوٰۃ کی وصولی میں خصوصیت سے سعی کی جائے کیونکہ یہ ایک اہم ارکان اسلام سے ہے۔ اور اس مد کا روپیہ ناظر بیت المال قادیان یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور ارسال کیا جاوے۔ کسی صاحب نصاب کو بغیر دریافت کئے نہ چھوڑا جائے۔ آئندہ کسی اخبار میں اس بات کا اعلان کیا جاویگا کہ اس سال اعلیٰ نمبر اور نمبر اول۔ نمبر دوم و نمبر سوم وغیرہ پر پہنچنے والی جماعتوں کے واسطے کیا کیا معیار مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو سعی میں کافی موقعہ مل جائے۔

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

تقرر سکرٹریان امور عامہ

مندرجہ ذیل احباب کو امور عامہ کا سکرٹری یعنی محتسب مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) حافظ عبد العلی صاحب بی اے مختار عدالت۔ سکرٹری امور عامہ یعنی محتسب برائے جماعت احمدیہ سرگودھا۔

(۲) چوہدری احمد الدین صاحب سکرٹری امور عامہ یعنی محتسب برائے جماعت احمدیہ۔ چوکی نوانی۔ ڈاکخانہ کنجاہ۔

(۳) چوہدری سردار علی صاحب سکرٹری امور عامہ (محتسب) برائے جماعت احمدیہ بمبئی۔

(۴) محمد گلاب صاحب مینیجر دوکان نظام اینڈ کو سکرٹری امور عامہ (محتسب) برائے جماعت کوہاٹ۔

(۵) پیر حاجی احمد صاحب سکرٹری امور عامہ (محتسب) برائے جماعت احمدیہ ہوشیارپور۔

(۶) شیخ محمد بخش صاحب سکرٹری امور عامہ (محتسب) برائے جماعت پھگواڑہ ضلع ہوشیارپور

(۷) محمد حسین صاحب آکسان سکرٹری امور عامہ (محتسب) برائے جماعت احمدیہ دہلی (۸) بابو روشن الدین صاحب سٹیشن ماسٹر سکرٹری امور عامہ (محتسب اول) برائے جماعت احمدیہ سیالکوٹ

(۹) مولوی فیض الدین صاحب سکرٹری امور عامہ (محتسب ثانی) برائے جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

المشتہر ناظر امور عامہ قادیان

ایک اور اطلاع بیت المال

ہر ایک جماعت میں یہ امر ظاہر ہو جانا چاہیئے کہ جس قدر بھی چندہ جمع ہوا۔ وہ ایک ماہ کی ۳۰ تاریخ تک داخل خزانہ بیت المال صدر ہو جانا ضروری ہے بعض جماعتیں اپنے چندوں کو جمع کرکے اپنے پاس رکھ چھوڑتی ہیں۔ صرف اس خیال پر کہ فلاں رقم بھی اس میں شامل ہو جائے تو ارسال کیا جائے۔ آئندہ جس قدر روپیہ ... ماہوار جمع ہو جائے۔ وہ ہر ماہ قادیان میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ کیونکہ سلسلہ عالیہ کے اخراجات روز بروز ترقی پر ہیں۔ اور روپیہ کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ ان کے پاس روپیہ پڑا رہنا کسی کام نہیں آسکتا۔ پس ہر ایک ماہ کی ۳۰ تاریخ تک [illegible] والسلام۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۲ر فروری ۱۹۲۳ء

صداقتِ احمدیّت
اور
پارسیوں کی کتاب دساتیر
(۲)

گذشتہ نمبر میں حضور اقدس سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی دساتیر سے دکھلائی گئی تھی۔ اور ضعف اسلام کی خبر کا ذکر بھی کیا گیا تھا اسی سلسلہ میں کلام یزداں فرماتا ہے :- "چوں ایرانیاں را دست نرسد۔ در آیند در آئینِ تازیاں و انگیزند راہہا تا نماند ازاں آئین جز نمونۂ نماف درآرد چنانچہ با فرہمگویند۔ جز نام نیابی ازاں آئیں " صفحہ ۱۸۹ یعنی جب ایرانی (اسلام کے مقابلہ میں) کچھ نہ کر سکینگے تو دین عربی (اسلام) میں داخل ہو جائینگے۔ اور پھر مختلف طریق اختیار کرینگے۔ یعنی فرقِ مختلفہ پیدا ہو جائینگے۔ آخر یہاں تک ہوگا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہے گا۔ حقیقی عمل اٹھ جائیگا۔ چنانچہ یہی مضمون بالتصریح احادیث مبارکہ میں بارہا آچکا ہے۔ کہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ۔ اور شک نہیں۔ کہ جو کچھ پہلے سے کہا گیا تھا۔ وہ سب کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔

لیکن جس طرح تاریکی میں نور کی اور بیماری میں طبیب کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس روحانی ظلمت اور بیماری کے دور میں شمع نورانی اور مصلح ربانی کی ضرورت ہے ٭

اور وہ مسیح موعود ہے۔ جس کے آنے کا یہی وقت ہے۔ جس کا ذکر کلام یزداں میں یوں آیا ہے کہ "چوں ہزار سال تازی آئین را بگذرد" صفحہ ۱۹۳

یعنی دین اسلام کو جب ایک ہزار سال گزر جائینگے۔ تو اسوقت اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا۔ اور رُوح حیات جسم ملّت میں سے نکل جائیگی۔ چنانچہ یہی موعود وقت ہے۔ جس میں اسلام کا دوبارہ احیاء مقرر تھا۔ چنانچہ ٹھیک وقت پر مسیح الاسلام آیا اور صاف صاف الفاظ میں یوں دعویٰ فرمایا:-

"میرا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں۔ کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵)

خدا تعالیٰ نے بھی اپنا مبارک کلام اسپر نازل کیا۔ جس میں یہ بھی فرمایا کہ :-

"حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جوابِ احیاء ہوا ہے۔ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں۔"

پھر خود مسیح الاسلام علیہ من اللہ السلام نے اس امر کو واضح اور مدلل فرمایا۔ کہ میں عین وقت پر آیا ہوں۔

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں

قرآن پاک کی آیات بینات سے بھی اس امر کو مبرہن فرمایا۔ چنانچہ نور و برکت و خیر کے زمانہ کو ذکر فرما کر جسے قرون ثلٰثہ کہتے ہیں۔ ارشاد فرمایا :- ثم بعد ذالک ایام موت الاسلام الی الف سنۃ (خطبہ الہامیہ آخری حاشیہ صفحہ ز) کہ تین صدیوں کے بعد ایک ہزار سال تک اسلام کی موت کا زمانہ ہے۔ پھر فرمایا :- ثم بعد ذالک الالف زمان البعث بعد الموت و زمان المسیح الموعود (ر ر) یعنی اس ہزار سال کے بعد بعثت اور زندگی کا وقت ہے اور مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اور فرمایا۔ فانقطعت الخصومۃ بھذا التعیین المبین لاسیما اذا الحق بہ ما جاء ذکر الف سنۃ فی کتب النبیین السابقین (ر ر ص س)۔ اس ایک ہزار سال کی کھلی ہوئی تعیین سے تمام جھگڑا چُک گیا۔ خاص کر جبکہ وہ بھی اس کے ساتھ ملا لیا جائے۔ جو انبیاء سابقین کی کتابوں میں ہزار سال کا ذکر آیا ہے ٭

یہ وہی ہزار سال کا زمانہ ہے۔ جسے کلام یزداں میں "چوں ہزار سال تازی آئین را بگذرد" کہکر مقرر فرمایا۔ اور آنے والے موعود مسیح الاسلام علیہ السلام نے اپنی کتب مقدسہ میں مفصل و مدلل اس کو بیان کر کے استدلالاً بارہا پیش فرمایا۔ چنانچہ اسی حاشیہ خطبہ الہامیہ میں ارشاد ہے۔ والیہ اشار فی قولہ و ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ یعنی اسی وقت موعود کا ذکر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔ جہیں فرمایا کہ ایک دن تیرے رب کے نزدیک ہزار سال ہے۔

پس دنیا گواہ ہو جائے۔ کہ خدا کے نبیوں کا وعدہ پُورا ہوا۔ اور خدا نے ہمیں عہد کا دن دکھایا۔ ھذا ما وعد الرحمٰن و صدق المرسلون۔ ہماری رُوح آستانہ الٰہی پر جھکتی ہے۔ اور بار بار سجدات شکر ادا کرتی ہے۔

ربنا اننا سمعنا منادیاً و عرفنا ھادیاً ٭

مسٹر گاندھی اور ارتداد کی آندھی

حضرت محمد رسول اللہ کے نام لیوا خیر الامم کہلانیوالوں نے ایک غیر مسلم کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

کسی نے مسٹر گاندھی کو نبی کہا۔ کسی نے صاحب کرامت مشہور کیا۔ کسی نے گاندھی کے نام کے منتر سے مُردے زندہ ہونے کی خبریں اڑائیں۔ کسی نے "سیاسیات کا پیمبر" ٹھہرایا۔ مسلمان اعلم العلماء گاندھی کے حواری بنے۔ اور دعا چھوڑ کر چرخہ کاتنے لگے۔ کسی نے "گئو ماتا" کی حرمت میں دلائل بنا کر اس کا ذبح کرنا حرام ٹھہرایا اور "مہاتما گاندھی" کو اپنا روحانی باپ اور لیڈر ٹھہرا کر ان کے نام کا ورد کرایا۔ ہندوؤں نے اس امر کو ویدک دھرم کی صداقت اور قوت کا نشان ٹھہرایا۔ یہی بڑی وجہ ہے کہ آج چار لاکھ ملکانہ راجپوت ہندوؤں کی طرف کھسکنے کو تیار ہو بیٹھے ہیں۔ جس طرح مسلمان مسیح ناصری کو زندہ محی الاموات خالق الطیور مان کر اپنے لاکھوں بھائی اور بچے مسیحیوں کے حوالے کر چکے ہیں۔ اسی طرح یہ معاملہ بھی ہے۔ اگر اب بھی علماء اور قوم کے افراد اس ٹھوکر سے بیدار نہ ہوں۔ اور فتنۂ ارتداد کی حقیقی وجہ کو دریافت کر کے صحیح تدارک نہ کریں تو اس سے بھی بڑھ کر خطرات

میری معذرت
پیغام بلڈنگس کے مکینوں سے

پیغام صلح میں شکایت کی گئی ہے۔ کہ میں نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو امیر القوم کے خسر معظم لکھ کر انکی ہتک کی ہے۔ بخدا مجھے علم نہیں تھا۔ کہ پیغام بلڈنگس میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی شخصیت ایسی سمجھی جاتی ہے کہ ان سے نسبت دامادی جو شخص ہو وہ موجب ہتک و تحقیر ہے۔ یا شاید ڈاکٹر صاحب کے ایسے حالات ہیں۔ کہ حضرت امیر ایدہ اللہ کا خسر ان کو کہنا شان امارت کے منافی ہے۔ بہر حال میں نہایت ادب اور افسوس کے ساتھ اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اور آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ الفاظ استعمال نہیں کروں گا باقی یہ جو مجھے توجہ دلائی گئی ہے کہ غلام احمد کی جے والا مضمون کیسا قابل تعریف ہے۔ گو بحث قبر پرستی پر تھی۔ اور غلام احمد کی جے میں کچھ اور مضمون ہے تاہم میں اس مضمون کو ضرور قابل قدر و لائق تحسین قرار دیتا۔ اگر آج سے دو ڈیڑھ سال پہلے لکھا جاتا اب تو یہ مضمون نہیں۔ بلکہ چند اشک ندامت ہیں جو صفحہ قرطاس پر ٹپکائے گئے ہیں۔ اور پوری نہ ہونیوالی تمناؤں اور نہ برآنے والی حسرتوں کا خون جس کے ایک دو چھینٹے دامان یا دیلی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی جنبش پر ڈالے گئے ہیں۔ میرے کرم فرما پٹیالوی صاحب! جن تحریکوں پر اب لعنت بھیجی جا رہی ہے انہیں سے کونسی تحریک ہے جسمیں آپ نے پہلے پہل بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیا کبھی تو آپ کی انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کے سابق سکرٹری مرزا یعقوب بیگ صاحب "دعا" میں شریک ہوتے ہیں۔ کبھی حضرت امیر ایدہ اللہ کی دہلی کی اشاعت بذریعہ ہوتی ہے۔ کہ مسلمان خلافت کے لئے خون پانی ایک کر دینگے اور اس موقعہ پر جان تک لڑا دینی چاہیئے۔ کبھی ہجرت کی تائید کی جاتی ہے۔ اور اسے الہام الٰہی کے ماتحت بتایا جاتا ہے کبھی کھدر پوشی ذریعہ نجات بتایا جاتا ہے۔ اور "مولانا" منشی عبد العزیز صاحب مسلم ہائی سکول کے پرنسپل "چچا بھتیجا" کی شخصیت سر سے پا تک گاڑھے میں ملبوس نظر آتی ہے۔ کبھی پیغام بلڈنگس کے پاس بازاروں میں ننگے سر گاندھی جی کی جے پکاری جاتی ہے۔ غرض کونسی حرکت ہے۔ جو آپ جیسے بزرگوں نے نہیں کی۔ آخر جب سب طرف سے دیکھ لیا کہ ناکامی ہی ناکامی ہے۔ تو غلام احمد کی جے یاد آئی۔ اے کاش! آپ لوگوں کا قدم جادہ صدق سے لغزش نہ کھاتا۔ اور آپ غلام احمد ہی کے رہتے تو میری نگاہ عقیدت آپ کی محبوب صورتوں کی پرستش کرتی۔ اب اتنی مدت کے بعد یہ کہنا کس کام کا۔ کہ "دیکھو محبت کیسی ناکام ہوئی"۔ جب کہ کچھ آپ کے مرغان دست پرور بھی اس ناکامی میں شامل ہیں۔

کہاں ہے اقبال شیدائی جس نے میرے مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ کی صحبت قدسیہ پائی۔ اور یہ قول کیا قیمت رکھتا ہے۔ "اسلامی کالجوں کی تباہی کیسی بیدردی سے ہوئی"۔ جبکہ "مسلم ہائی سکول" بھی اس میں شامل ہو چلا تھا۔ اور اس کے کار پردازوں نے کیا جو کچھ کیا۔ پھر لکھا ہے۔ "ترک موالات کا حشر بھی جو کچھ ہونے والا ہے۔ معلوم ہے"۔ آہ! یہ اب معلوم ہوا۔ "معلوم" تو اس وقت ہونا چاہیئے تھا۔ جب امام جماعت احمدیہ نے اعلان فرما دیا کہ یہ تحریک ناکام رہیگی۔ "یہ ہندو مسلم اتحاد" کو اب سراب بتایا جاتا ہے اور لکھا ہے کہ "اتحاد کا خواب محض ایک خواب پریشان ثابت ہو کر رہا۔ منثورا ہو گیا"۔ مگر ایمان سے کہیئے اسی سراب کو دریا حقیقت سمجھ کر آپ کا غذی کشتیاں تم نہیں چلاتے رہے۔ آپ لوگوں کے ساتھ بے ادبی معاف ایسی بُری ہوئی ہے۔ کہ مجھے قادیان میں بیٹھے شرم آ رہی ہے ضرور تھا کہ ایسا ہو۔ کیونکہ آپ نے اپنے سچے ہادی و رہنما کے ارشادات کو پس پشت پھینک دیا۔ اور بے ادبی و بے اعتنائی کو کمال تک پہنچا کے چھوڑا۔ آپ کو صریح حوالہ حضرت مسیح موعود کا دکھایا گیا کہ ترکوں کا سلطان خلیفہ نہیں ہے۔ مگر آپ نے کہا کہ نہیں۔ مکہ مدینہ جس کے زیر حکومت ہوگا۔ وہی خلیفہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ خدا نے مکہ مدینہ اسکے اقتدار سے نکال لیا۔ پھر بھی آپ نے اسی حیدر الدین کی خلافت کے گن گائے۔ جسے اب آپ کے بھائی ہندو خائن اور غدار کہہ رہے ہیں۔ اور جسے اسلام کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتے ہیں۔ اور جس کی نسبت ثابت ہوا ہے۔ کہ حرم میں تین چار سو عورتیں ڈال رکھی تھیں۔ اور جنھیں اب پیرس و امریکہ کے تھیئٹروں میں ملازمتیں دلانے کی سعی ہو رہی ہے۔ پھر دوسرا خلیفہ آپ کی قسمت میں وہ آیا۔ جس کا طغرائے امتیاز اور استحقاق خلافت کا نشان یہ پیش کیا گیا۔ کہ وہ اعلے درجہ کا مصور ہے۔ یعنی تصویریں اچھی بنا لیتا ہے۔ پھر مصطفےٰ کمال پاشا کے گن آپکے پیغام صلح میں گائے گئے۔ اور خطبات جمعہ میں بھی اسلام کی فتح و عظمت و اقتدار کا جھنڈا اسکے ہاتھوں میں دیا گیا۔ حالانکہ اسی شخص نے آپ کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور خلافت سے سیاست کو جدا کر کے رکھ دیا۔ اب عبد المجید کو جسے روحانی خلیفہ تسلیم کیجئے۔ پھر یہی وہ مہدی اور نجات دہندہ اسلام "مجدد خلافت" ہے۔ جس کا ثبت اب بنیگا۔ اور جس کے متعلق اس نے اعلان کر دیا کہ یہ جائز ہے۔ کوئی ایک بات ہے تو دو دو خاموش ہے۔ یہاں تو تابڑ توڑ بے بھاؤ کی پڑ رہی ہیں۔ جس راہ کو بھی آپ اور آپ کے بھائی ہندوں نے نجات کے لئے اختیار کیا۔ وہ وادئی پُر خار ثابت ہوئے۔ اور جس کو بھی آپ نے اپنا امام بنایا۔ آخر ثابت ہوا۔ کہ بجائے بیڑا پار کرنے بیڑا ڈبوئے گا۔ سچ کہا تھا میرے سید و مولیٰ نے

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

ہاں آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ کے "خلیفۃ المسلمین" نے داڑھی رکھ لی۔ گویا مسند خلافت پر اس نجات دہندہ اسلام و مسلمانان کو بٹھاتے وقت یہ دیکھنا ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی شکل مسلمانوں جیسی رکھتا ہے یا نہیں۔ اور اس وقت اس کی طبع نازک پر چند بال بھی گراں تھے۔ لیکن اب بال نکل آئے ہیں۔ جو ماشاء اللہ چشم بد دور سفید ہیں ؂

یہ کیا اندھیر ہے اے دشمن اہل وفا تجھ سے
ہوس نے کام جان پایا۔ محبت شرم سار آئی

اکمل ۳ر فروری ۱۹۲۳ء

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے افسر ڈاک قادیان)

نان کواپریشن کے متعلق

ایک خط کے جواب میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ اصل سوال ایسے موقعہ پر یہ پیدا ہونا چاہئیے۔ کہ کوئی چھوٹی قوم بڑی قوم پر حاکم کیونکر ہو گئی۔ اگر اس سوال کو ہم حل نہ کریں۔ تو دنیا میں جتنی ملکیتیں ہیں۔ وہ سب باطل ہو جائینگی۔ جس قدر دنیا کا انتظام ہے۔ وہ اس اصل کو تسلیم کرکے چل رہا ہے۔ کہ ایک قوم کا قبضہ جب کسی ملک پر دیر تک ہو جائے۔ تو وہ مالک ہو جاتی ہے۔ اگر تلاش کیجائے تو دنیا کی ایک قوم بھی ایسی نظر نہیں آئیگی۔ جو کسی ایسے ملک پر قابض ہو جس پر کہ وہ حضرت آدم کے وقت سے قبضہ رکھتی چلی آئی ہو۔ پس اگر کسی باہر سے آنے والے کا قبضہ اس لئے باطل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ باہر سے آیا ہوا ہے تو ہر قوم اور ہر انسان کی مقبوضہ چیزیں اس کے قبضہ سے نکل جانی چاہئیں۔ مسلمان جب اس ملک میں آئے۔ تو آپ کا کیا خیال ہے۔ کہ ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئیے تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب ایران یا شام یا مصر کو فتح کیا۔ تو آپ کے خیال کے مطابق مصریوں شامیوں ایرانیوں کو ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئیے تھا۔ کیا اگر ان علاقوں کے لئے آپ نان کوآپریشن کو جائز نہیں سمجھتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ کسی ایسے مقام کے لئے اس کو جائز سمجھتے ہیں جس جگہ آپ کو کچھ کھونا پڑتا ہی اگر یہ مسئلہ درست تسلیم کر لیا جائے تو آرمینین جن کے ساتھ ترک لڑ رہے ہیں۔ وہ قسطنطنیہ تھریس وغیرہ پر ہزاروں سال سے حکومت کرتے چلے آئے ہیں۔ لاکھوں آدمی ان کی نسل کے وہاں موجود ہیں۔ وہاں بھی تھوڑے ہی بلکہ چند ہی آدمی حکومت کر رہے ہیں۔ اور کون حکومت کرتا ہے۔ ملک کی عام رائے اب تک ترکی حکومت میں اپنے مقام پر قائم نہیں ہوئی ہے۔ چند زبردست لوگ ہیں۔ جو حکومت کرتے ہیں۔ اس اصل کے ماتحت آرمینین اور یونانیوں کے لئے نان کو اپریشن جائز ہوگی۔ اور ترکی حکومت کے لئے لڑنا ناجائز ہوگا۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک مسلمان تو الگ رہا ایک ہندوستانی بھی اس کو جائز سمجھتا ہو ہندو بھی باوجود نان کواپریشن کا دعوےٰ کرنے کے اس جنگ میں ترکوں کی تائید میں ہیں۔ اور یونانیوں کے خلاف ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ دنیا میں قیام امن تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ حالت کہ جس کو کسی ملک کے لوگوں نے قبول کر لیا ہے۔ تو اس میں تغیر صرف ان لوگوں کی مرضی کے ساتھ کیا جائے۔ جن لوگوں کے قبضہ میں اختیارات کسی صورت سے چلے گئے ہیں۔ ورنہ دنیا میں ہرگز امن نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی ایسا اصل نہیں ہے جس کو ہر موقعہ پر اس کا استعمال کیا جا سکے میں نے نان کو اپریشن کے متعلق نان کواپریشن کے پرجوش ممبروں سے دریافت کیا ہے۔ کہ تمہاری حکومت میں ایسا ہو۔ تو اس کو جائز قرار دو گے یا نہیں۔ بعض نے تو صاف کہہ دیا کہ نہیں۔ بعض نے کہا جب ایسا ہوگا تو دیکھا جاویگا۔ پس جس اصل کو بطور اصل کے دنیا میں قائم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک دھوکہ ہے۔ وہ کوئی قانون نہیں۔ اسلام نے ہجرت کو اس لئے قائم کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے وطن کو چھوڑ کر باہر نہیں جائیگا جب تک کہ معاملہ کو اہم نہ سمجھے۔ پس اس ذریعہ سے اسلام نے شرارت اور فساد کو رد کر دیا ہے۔ معمولی جھگڑوں اور فسادوں پر لوگ ملک کے امن کو برباد نہیں کرینگے۔ صرف ایسے ہی وقت میں حکومت کے مقابلہ کیلئے کھڑے ہونگے۔ جبکہ ایک سچا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہوگا۔ اور حقیقی تکلیف ان کو محسوس ہوگی۔ کیونکہ وطنوں اور جائدادوں کا چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں اور جب تک کسی ملک کے لوگ اتنی عظیم الشان قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ وہ حکومت جو ایسے ملک میں قائم ہوگی وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اس بات کی اجازت دیگی دو ہی باتیں اس حکومت کے لئے باقی رہ جائیں گی۔ یا تو وہ اپنے رویہ کو بدل دیگی۔ اور اپنی رعایا کے ساتھ صلح کرے گی۔ یا پھر جبر کے ساتھ ان کو باہر جانے سے روکے گی۔ پھر اس وقت دعا کے لئے اپنے بادشاہ کے خلاف اٹھنا جائز ہوگا۔ پھر ان کی لڑائی بغاوت نہیں کہلائیگی۔ کیونکہ جب کوئی شخص ایک ملک سے نکلنا چاہتا ہے۔ اور وہ حکومت جبر سے نہیں جانے دیتا تو وہ اپنی آزادی کا اعلان اس وقت کر سکتا ہے۔

علم و عمل اور تبلیغ کے لئے ارشاد

آپ کی طرف سے بیعت کا خط ملا ہے۔ سیلون کے مبلغ نے یہ پہلا خط بھیجا ہے۔ جس میں آپ کے جوش اور اخلاص کی تعریف کی ہوئی ہے۔ درحقیقت سچے دل سے کسی مذہب کو مان لینے کے معنے یہی ہیں کہ انسان حتی الوسع اس پر کاربند ہونے کی کوشش کرے۔ اور دوسروں تک اس کے پہنچانے میں ساعی رہے۔ درحقیقت یہ ایمان کا پہلا زینہ ہے۔ ورنہ ایمان کے اعلیٰ مدارج جو ہیں وہ اپنے ساتھ اور ذمہ داریاں رکھتے ہیں۔ جس کا علم بھی عام طور پر لوگوں کو نہیں ہوتا۔ پس ایک شخص کے لئے جو سچے دل سے ایک جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ اس قدر امید ہم رکھتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے وہ اللہ کی تعلیم پر کاربند ہونے کی کوشش کریگا۔ اور دوسروں تک اسلام کے پہونچانے کی کوشش کریگا۔ کیونکہ نئے آنے والے لوگ عام طور پر اپنے ذمہ واریوں سے واقف نہیں ہوتے۔ اور گو سچے طور پر اخلاص دل میں پیدا ہو۔ مگر اس کے استعمال کا طریق ان کو معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ بہت سی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اخلاص کے صحیح استعمال کا یہی ذریعہ ہے کہ انسان کو معلوم ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ ادنےٰ سے ادنےٰ درجہ ایمان کا مقرر فرماتا ہے۔ اور چھوٹی سے چھوٹی بندہ سے کیا قربانی چاہتا ہے۔ اور پھر وہ ان مدارج پر بھی آگاہی حاصل کرے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان جس سے اللہ تعالےٰ کا مقبول ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات بغیر علم کے نہیں ہو سکتی اس لئے ان سے واقفیت اور آگاہی حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ مخلص ہوتے ہیں۔ مگر دین سے آگاہی

نہ ہونے کے سبب سے دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا ایمان بھی ضائع کرتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اب جس قدر اسلام آپ کو معلوم ہے۔ اس پر عمل کریں۔ اور جب تک آپ قرآن کریم اور احادیث اور حضرت صاحب کی کتب اور اخبار پڑھنے اور سمجھنے کی قابلیت نہ رکھیں۔ اس وقت وہاں جو ہماری طرف سے مبلغ مقرر ہیں ان سے ملکر دینی ضروریات پر آگاہی حاصل کریں۔ اور سلسلہ کی خصوصیات کا علم حاصل کریں۔ تاکہ ٹھوکر کھانے سے آپ محفوظ ہو جائیں پھر جو کچھ ہو سکے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور ہمیشہ یہ بات آپ کے مد نظر رہے کہ دین کے مقابلہ میں افراد کا لحاظ کبھی دل میں پیدا نہ ہو۔ کبھی کبھی مجھے بھی خط لکھتے رہیں۔ تاکہ تعلق قائم رہے۔ والسلام

ایک اتہام بے بنیاد

چکڑالویوں کے رسالہ اشاعۃ القرآن میں یہ شائع ہوا ہے۔ کہ لاہور میں کسی آریہ کو جواب دینے کے لئے احمدیوں نے مولوی حشمت علی صاحب سے التجا کی کہ وہ اسلام و احمدیت کی طرف سے آریوں کے ساتھ مناظرہ کریں۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ ایک دو نوجوانوں نے رستے میں سے گزرتے ہوئے صرف ایڈیٹر اشاعۃ القرآن کو اطلاع دی۔ اور شرم دلائی کہ آریہ اعتراض کر رہے ہیں۔ اور آپ جواب بھی نہیں دے سکتے۔ جس پر انہوں نے کہا کہ جب آپ جلسہ گاہ میں جا رہے ہوں مجھے بھی اطلاع کرتے جائیں۔

احمدیوں کی طرف سے تو جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق تھے۔ جن کو خدا کے فضل سے پوری پوری کامیابی ہوئی۔ چنانچہ غیر احمدی اخبارات پیسہ اخبار وغیرہ میں بھی آپ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اور خود اشاعۃ القرآن میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ مجھے ناکامی ہوئی۔ اور میر صاحب نے خوب جواب دیئے۔

گنجینۂ مطاعن کے شیعہ مصنف کو چیلنج

وزیر آباد کے ایک شیعہ گوشہ نشین نے ایک کتاب لکھی ہے جو شرارت کا پلندہ گالیوں کا طومار ہے۔ حضرت ابو بکر سے لیکر سیدنا حجۃ اللہ علی الارض الامام القائم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تک نام لے لے کر ایک ایک مقدس اہل سنت کو کوسا گیا ہے۔ اور عجیب عجیب قسم کے اتہام ان قدسی نفوس پر لگا کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے۔ حوالے دینے میں کس دیانت و امانت سے کام لیا ہے۔ مشتے نمونہ از خروار ملاحظہ ہو۔

حوالہ اول دافع البلاء صفحہ ۹۰ پر ہے "کہ مجھ سے میرے رب نے بیعت کی" (گنجینۂ مطاعن صفحہ ۱۶۳) بندۂ خدا کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ اپنی عاقبت کی فکر نہیں تو دوسرے سادہ شیعہ مومنین کو کیوں گمراہ کرو۔ دافع البلاء حضرت مسیح موعود کی کتاب کل ۲۸ صفحے کی ہے۔ اور تم صفحہ ۹۰ کا حوالہ دیتے ہو۔ خیر صفحہ خواہ کچھ اور ہو تمام کتاب میں کہیں عبارت نہیں کہ مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ آئیے آج ہم بھی تبرا میں شامل ہوتے ہیں۔ بآواز بلند کہئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔

حوالہ دوم دعوی مہدویت کے شروع میں مرزا کا شعر ملاحظہ ہو۔

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

کچھ عرصہ بعد کا شعر ملاحظہ ہو۔

منم محمد و احمد منم رسول خدا

(صفحہ ۱۶۷)

چلو دس روپے انعام دونگا۔ اگر یہ مصرعہ

منم محمد و احمد منم رسول خدا

حضرت اقدس مرزا غلام احمد امام مہدی علیہ السلام کا ثابت کردو۔ ہاں یہ موقعہ بھی تبرا سے خالی نہ جائے۔ بآواز بلند کہئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین جی چاہے تو المفترین الظالمین بھی ملا لیجئے۔

حوالہ سوم مولوی ثناء اللہ امرتسری کی موت کا الہام غلط ہوا۔ الہام یہ تھا۔ کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ امرتسری میں سے جو کوئی کاذب اور ملعون ہوگا۔ وہ پہلے مرے گا۔" (صفحہ ۱۶۷)

اگر یہ الفاظ اس وحی الہی سے دکھا دو جو حضرت خلیفۃ اللہ پر نازل ہوتی رہی۔ اور ان کی کسی کتاب یا تحریر یا اخبار میں درج ہو۔ کہ آپ کو ان الفاظ کا الہام ہوا تھا۔ کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو کوئی کاذب اور ملعون ہوگا۔ وہ پہلے مریگا۔ تو میں پچیس روپے انعام دونگا۔ جو اس وقت پیش ہوگا۔ جب آپ اپنے ارد گرد کے شیعہ مومنین کو بلا کر ایک مجلس عزا قائم فرمائیں گے۔ اور اس میں یہ الہام بلفظہ دکھا کر لَعنۃُ اللہ عَلَی الکاذبین ایک ہزار بار سب بھائی ملکر بآواز بلند پکاریں گے۔ کیا یہی دیانت و امانت ہے جو آپ کو چہاردہ معصومؑ کے اتباع میں ملی ہے۔ افسوس (اکمل قادیان)

نظم

جب سے اس ظالم سے نفرت ہو گئی
اپنے مولے سے محبت ہو گئی

کاش میری قوم اتنا سوچتی
کیوں ہماری ایسی حالت ہو گئی

کیوں ہوئے جاتے ہیں ہم بربادیوں
ختم کیوں ٹرکی خلافت ہو گئی

حق نے اک مامور بھیجا شکر ہے
اپنی بہبودی کی صورت ہو گئی

چھوڑ دو آپس کا یہ جنگ و جدال
کیا تمہیں غیروں سے فرصت ہو گئی

(اکمل عفا اللہ عنہ)

جہلم میں ہماری کامیابی

جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس فاضل سیکھوانی جہلم تشریف لے گئے تھے۔ تو جہاں اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث پر کھلی کھلی کامیابی عطا فرمائی۔ وہاں غیر مبایعین کی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سکرٹری صاحب مع دیگر دو کس کے مبایعین میں شامل ہوئے۔ باوجود اس ناکامی کے پیغام میں رپورٹ چھپی۔ کہ خاتم النبیین کی تفسیر پر حافظ روشن علی صاحب ساکت ہو گئے۔ (۲۳ر جنوری) افسوس ہے کہ ان لوگوں کو صریحاً جھوٹ بولتے بھی شرم نہیں آتی۔ اس کے بعد اپنی ندامت کو دور کرنے کے لئے پیغام بلڈنگس کے دوسرے جرنیل میر مدثر شاہ پہنچے۔ ادہر سے حافظ صاحب اور فاضل سیکھوانی پھر دوسری بار جا پہنچے۔ حق دیکھتے ہی باطل بے حواس ہو کر بھاگا۔ امیر القوم بھی وہاں جانے والے تھے چنانچہ وزیر آباد جمعہ پر ان کا انتظار ہو رہا تھا۔ مگر ہژبران خلافت کا ایسا رعب پڑا۔ کہ اپنی بلڈنگ سے باہر نکلنے کا نام نہ لیا۔

درخواست ہائے بیعت خلافت کی نقول ملاحظہ ہوں:-

(۱)

بحضور سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کی اس نوازش کا از حد مشکور ہوں۔ کہ جناب نے مولوی جلال الدین صاحب کو جہلم میں روانہ فرمایا۔ اور جن کا جہلم میں تشریف لانا میرے واسطے موجب راہ ہدایت ہوا۔ لہٰذا میں عرض گذار ہوں۔ کہ مجھ کو اپنی بیعت میں داخل فرمادیں اور دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

عبد الواحد از جہلم سابق سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام جہلم

(۲)

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تین سال سے میں احمدیت کی طرف مائل تھا۔ اور بد قسمتی سے لاہوری پارٹی کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ اب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب کے جہلم تشریف لانے پر جو مباحثات ہوئے ہیں۔ ان سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ حضور کے عقاید عین مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ اس واسطے سابقہ عقاید سے توبہ کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں اور میرے اور میرے متعلقین کے واسطے دعا فرماویں

شیخ غلام حیدر توبہ محلہ جہلم

مکرم جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک احمدی کا لڑکا ہوں۔ عرصہ ایک سال سے بد قسمتی کی وجہ سے غیر مبایعین کے جال میں آگیا تھا۔ لیکن میری خوش قسمتی کی وجہ سے جناب مولوی حافظ روشن علی صاحب و مولوی جلال الدین صاحب جہلم تشریف لے آئے۔ اور جہلم میں جو مباحثات ہوئے۔ ان سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ غیر مبایعین غلطی پر ہیں۔ اس واسطے میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ اور دعا فرمادیں۔ کہ اللہ استقامت بخشے۔

بقلم خود کرم الٰہی کمپازیٹر گولڈمیری پریس جہلم چھاؤنی

بانی آریہ سماج کی تاریخ دانی کے چند نمونے

آج ہم آریوں کے مایہ ناز رشی اور فخر سماج کے قلم سے نکلے ہوئے چند تاریخی شگوفے ناظرین کی تفنن طبع کے لئے نقل کرتے ہیں۔ امید کہ آریوں کو بھی اپنے رشی کی تاریخدانی کا بہت کچھ علم ہو جائیگا۔ اور اسی سے سوامی مہاراج کی دیگر باتوں کو بھی قیاس میں لا سکینگے۔

حضرت محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے حملہ سومناتھ کا ذکر کرتے ہوئے رشی دیانند فرماتے ہیں کہ (صرف اردو ترجمہ) "اٹھارہ کروڑ کا مال اس مندر سے اس نے پایا۔ پھر بہت سی گاڑی اونٹ اور مزدور اس کے پاس تھے اور بھی وہاں سے پکڑ لئے۔ ان کے اوپر سب مال کو لاد کر اپنے ملک کی طرف چلا۔

سو تھوڑے تھوڑے پنڈت مہنت اور پوجاری وکھشتری ویش اور شودر و عورت بچے دس ہزار تک پکڑ کے ساتھ لے لئے تھے۔

ان کا یگیوپویت (زنار) توڑ ڈالا۔ منہ میں تھوک دیا اور تھوڑے تھوڑے سوکھے چنے ہمیشہ کھانے کو دیتا تھا۔ اور جائے ضرور (پاخانہ) صاف کرانا چکی پیسوانا گھاس کٹوانا اور گھوڑوں کی لید اٹھوانا اور مسلمانوں کے جو جھوٹے برتن صاف کروانا اور ہر طرح کے نیچ کام ان سے لیتا ہوا جب مکہ کے پاس پہونچا۔ تب دوسرے مسلمانوں نے کہا کہ ان کافروں کو یہاں رکھنا مناسب نہیں۔ پھر ان کو مار ڈالا۔ کیونکہ ان کے قرآن میں لکھا ہے۔ کہ کافروں کو لوٹ لے۔ ان کی عورتیں چھین لے جھوٹ فریب سے ان کا سب مال لے لے۔ اور ان کو مار ڈالے۔ تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ اس کے بدلے میں مسلمان کو بہشت ملتا ہے۔ وہ خدا کے گھر میں بڑا معزز ہوتا ہے۔ اور کافر وہ کہلاتا ہے۔ جو (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے کلمہ کو نہ پڑھے۔ اور قرآن (شریف) پر یقین نہ رکھے۔ اور قرآن (مجید) پر ایمان نہ لاوے (اس کافر) کو بگاڑنے اور مارنے میں کوئی گناہ نہیں ایسا مسلمان کے مذہب میں لکھا ہے۔ اسو جہ سے ان کو (مسلمانوں کو) بے انصافی کرنے سے قطعاً خوف نہیں آتا۔ الخ"

دیکھو ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۲۱ و پنڈت گنگا رام کا بار دوم شائع کردہ نسخہ صفحہ ۳۲۱ و مہاشہ دھرم پال کا طبع کردہ بحروف اردو نسخہ صفحہ ۳۴۷

قارئین کرام یہ ہے وہ تحقیق تدقیق رشی دیانند کی۔ جس کو آپ نے آج تک یقیناً کہیں پڑھا یا سنا نہ ہوگا۔

آہ! کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کہ ایک سوامی بلکہ رشی اور مہارشی اسلامی تاریخ کے اور قرآنی تعلیم کے متعلق ایسی لایعنی بات لکھے۔ اور آریہ اس کو پڑھ کر صدائے تحسین بلند کریں۔ اور خوش ہوں کہ ہمارے رشی نے کیا ہی خوب لکھا۔ (دیکھو آدم ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہاتما منشی رام)

کیا پرکاش اور آریہ گزٹ اس بات کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہ غازی محمود غزنوی ہندوؤں کو گرفتار کر کے لے گیا۔

اور وہاں کے مسلمانوں کے کہنے پر اس غازی اسلام نے تمام کو بری طرح مار ڈالا۔

اور کیا آریہ مسافر بھی اپنے گوروؤں کی ان بے سند اور لایعنی باتوں کی اصل قرآن مجید سے بتلا سکتا ہے کہ،۔ کافروں کو لوٹ لے۔ ان کی عورتیں چھین لے۔ جھوٹے فریب سے ان کا سب مال لے لے۔ اور ان کو مار ڈالے تب بھی کوئی دوش یا پاپ نہیں۔ اور ایسا کرنیوالا خدا کے گھر میں معزز ہے۔ وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ سوامی جی کو ویدک تعلیم۔ ویدک رشی اور ویدک زمانہ اور اس وقت کے آرین کارنامے یاد آ گئے ہونگے۔ جن کو بھول کے محمود غزنوی اور قرآن اور مسلمانوں کی طرف منسوب کر دیا۔ (باقی آئندہ)

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان۔

مولوی ثناء اللہ کا علم قرآن و حدیث

مَیں نے ایک مضمون اخبار الفضل مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں مولوی ثناء اللہ کے ایک مضمون کے جواب میں لکھا تھا۔ جس میں مولوی ثناء اللہ کے اس اعتراض کا جواب تھا۔ کہ مسئلہ وفات مسیح کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ جس کو کہ مرزا صاحب نے ہی آ کر پیش کیا ہو۔ بلکہ آپ سے پہلے سرسید احمد نے اس کو قرآن سے نکالکر بتلایا تھا۔ اسلئے اگر اس مسئلہ کی وجہ سے کوئی نبی بننے کا مستحق تھا۔ تو پھر سرسید احمد کو نبی بننا چاہیئے تھا۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ یہ اعتراض صحیح نہیں۔ کیونکہ اس طرح تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو دہت سے عیسائی لوگ اعتراض کر رہے ہیں۔ ان کا اعتراض بالکل درست ٹھہرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں یہ پیش کرنا کہ آپ نے اسوقت جبکہ بت پرستی اور شرک کثرت ہو رہا تھا۔ اس وقت واحد خدا کی تعلیم دینا اور توحید کا پیش کرنا آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ آپ سے زید بن عمرو بن نفیل وغیرہ ایسے آدمیوں سے توحید کو مانا اور اس کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ تو اس وجہ سے اگر کوئی نبی بن سکتا تھا۔ تو زید بن عمرو بن نفیل اور دیگر ان کے ہمخیال۔ اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۲ء کے اہل حدیث میں جواب دیتے ہوئے ایسی ٹھوکر کھائی ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کو بھی جواب دیدیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ زید بن عمرو بن نفیل وغیرہ کو اس سے نفرت تھی۔ مگر وہ لوگوں میں تبلیغ نہ کرتا تھا۔ مرزا صاحب سے پہلے سرسید نے مسئلہ وفات مسیح قرآن مجید سے سمجھا۔ اور بذریعہ تفسیر القرآن اس کی تشہیر کی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے سرسید کی تفسیر کئی دفعہ دیکھی اور پڑھی۔ اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تو صاف یہ ارشاد ہے کہ ماکنت تدری ما الکتاب ولا ایمان۔ کہ اے نبی تو نہ قرآن جانتا تھا۔ اور نہ ایمان لیکن ہم نے تیرے دل میں نور پیدا کیا۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو حدیث سے واقفیت ہوتی۔ یا کم از کم بخاری جیسی مشہور و معروف کتاب ہی آتی ہوتی۔ تو وہ ایسا کہنے کی ہرگز جرأت نہ کرتے جو حدیث کے بیان کے صریح مخالف ہے۔ کیونکہ اس حدیث سے جس کو میں ابھی لکھتا ہوں۔ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ زید بن عمرو بن نفیل علی الاعلان کھلے طور پر بت پرستی سے روکتا تھا۔ اور توحید کا وعظ کرتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ کے نام کے سوا جو مشرک لوگ جانور ذبح کرتے تھے۔ ان کو یہ کہکر روکتا تھا کہ تم خدا کے نام کے سوا غیر کے نام پر اس کو کیوں ذبح کرتے ہو۔ حالانکہ اس کا خالق تو اللہ ہے۔ اور اپنا ابراہیمی دین ظاہر کرتا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس کے کہ القائے ربانی ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا علم تھا۔ اور آپ نے اپنے کانوں سے زید کو توحید کا وعظ کرتے سنا تھا۔ چنانچہ حدیث یہ ہے۔ عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلعم لقی زید بن عمرو بن نفیل باسفل بلدح قبل ان ینزل علی النبی صلعم الوحی فقدمت الی النبی صلعم سفرۃ فابی ان یاکل منہا ثم قال زید انی لست اٰکل مما تذبحون علیٰ انصابکم ولا اٰکل الا ما ذکر اسم اللہ علیہ۔ ان زید بن عمرو بن نفیل کان یعیب علی قریش ذبائحہم ویقول الشاۃ خلقہا اللہ وانزل لہا من السماء الماء وانبت لہا من الارض ثم تذبحونہا علیٰ غیر اسم اللہ انکاراً لذالک واعظاماً لہ (بخاری جلد ۲ باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل)

..... عن اسماء بنت ابی بکر قالت رأیت زید بن عمرو بن نفیل قائما مسنداً ظہرہ الی الکعبۃ یقول یا معاشر قریش واللہ ما منکم علیٰ دین ابراھیم غیری الخ

اب ایڈیٹر اہل حدیث سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اس واضح حدیث کے ہوتے ہوئے یہ کہیں گے۔ کہ زید بن عمرو کو صرف نفرت ہی تھی۔ اور وہ اس کا اظہار نہ کیا کرتا تھا۔

مولوی ثناء اللہ کی قرآن دانی۔ پھر طرفہ اسپر یہ کہ آپ قرآن شریف کی آیۃ ماکنت تدری ما الکتب ولا ایمان میں ایمان کے لفظ سے خدا کا واحد ہونا مراد لیتے ہیں۔ اور ثابت کرتے ہیں۔ کہ جب تک آنحضرت صلعم کو القائے ربانی نہ ہوا تھا۔ آپ کو کتاب کا علم نہ تھا۔ اور ساتھ ہی توحید کا علم نہ تھا۔ اور اسوقت خدا کے واحد ہونے کا علم ہوا۔ جبکہ القائے ربانی آنحضرت پر ہوا۔ سو یہ آپ کا علم قرآن جسپر کہ آپ کو ناز ہے۔ اور بڑے بڑے مجمعوں میں کہا کرتے ہیں کہ میں دو تفسیروں کا مفسر ہوں گویا کہ زید بن عمرو بن نفیل جو کہ کفر کی حالت میں ہی مرا۔ اس کی فطرت تو ایسی صاف تھی کہ وہ بغیر القائے ربانی اور الہام الٰہی اسوقت جبکہ توحید دنیا سے گم ہو گئی تھی۔ اس کا اس نے اقرار کیا بلکہ اظہار کیا۔ مگر آنحضرت صلعم کی فطرت معاذ اللہ معاذ اللہ ایسی ٹیڑھی اور کج تھی۔ کہ جب تک وحی نہ ہوئی۔ آپ کو توحید کا پتہ نہ لگا۔ تو اس سے لازم آیا کہ کوئی زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا بھی آیا تھا جبکہ آپ کو اللہ تعالےٰ کے واحد ہونے کا علم نہ تھا۔ جیسا کہ آپ کو کتاب نہ ملی تھی۔ سو میں نہیں خیال کر سکتا کہ کوئی مسلمان آنحضرت صلعم کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ آپ پر کوئی زمانہ ایسا بھی آیا ہے۔ جسمیں کہ آپ توحید سے محض بے خبر تھے۔ درحقیقت ایمان سے مراد یہاں تفصیل شریعت۔ صلوٰۃ۔ اللہ تعالیٰ کو دلائل سمعیہ سے ماننا مراد ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر۔ کشاف۔ فتح البیان اور ابن جریر میں لکھا ہے۔ ظہور حسین (مولوی فاضل) قادیان

چندہ خاص میں تبدیل شدہ رقوم قرضہ

اخیر ۱۹۲۱ء میں جب خزانہ خالی ہوگیا۔ بلکہ علاوہ خالی ہوجانے کے ایک لاکھ کے لئے مقروض ہوگیا۔ تو جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے احباب میں ایک تحریک فرمائی۔ کہ ہر زمیندار جس کے پاس ایک مربع زمین کا ہے۔ فی مربع ایک سو روپیہ بطور قرض فوراً ضروریات سلسلہ کے چلانے کے واسطے ادا کردے۔ اور یہ رقم ایک سال سے دو سال تک کے عرصہ میں واپس ادا کی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور اسی طرح جن علاقوں میں مربعوں کے رنگ میں زمینوں کی تقسیم نہیں ہوتی۔ وہ لوگ فی تیس گھماؤں چاہی زمین پر ایک سو روپیہ فی پچاس ایکڑ زمین بارانی میں ایک سو روپیہ بطور قرض بیت المال میں داخل کریں۔ جو لوگ ملازم یا تاجر ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ جس کی آمدنی ایک سو روپیہ سے لیکر دو سو روپیہ تک ہے۔ وہ ایک سو روپیہ اور جس کی اس سے زیادہ ہو وہ دو سو روپیہ ماہوار سے اوپر فی ایک سو کی آمد پر ایک سو روپیہ کے حساب سے رقم بیت المال میں بطور قرض ادا کردے۔ یہ رقوم بھی اسی طرح سے دو سال تک ادا ہوں گی۔

اس طرح سے اس تحریک پر دو ماہ کے عرصہ میں ½ لاکھ جمع ہوگیا۔ پھر حضور نے کانفرنس کے موقع پر یہ تجویز فرمائی کہ جس قدر رقم گذشتہ ہر ایک جماعت دے چکی ہے۔ اتنی ہی رقم ہر ایک جماعت چندہ خاص میں دے احباب کی آسانی کے واسطے یہ بھی فرمایا۔ کہ قرضہ حسنہ کی مد سے چندہ خاص کی مد میں رقم تبدیل ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اس وقت تک ۲۵۱۳ ؍۲ روپیہ اس قرضہ حسنہ کی مد سے چندہ خاص میں تبدیل ہوگیا ہے جس کی فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ تا جن احباب نے تبدیلی کی درخواست کی ہو۔ اور ان کی رقم تبدیل نہ ہوئی ہو اور پھر لکھدیں۔ اور یہ بھی عرض کرنا ازحد ضروری ہے۔ کہ جن جن احباب کے ذریعہ چندہ خاص کا بقایا ہو یا ابھی تک کسی دوست نے اس مد میں کوئی پیسہ نہیں دیا ہے۔

ان کو چاہیئے کہ وہ فوراً چندہ خاص ادا فرماویں۔

اس وقت بعض ضروریات کے باعث چندہ خاص کی خاص ضرورت کے علاوہ چندہ عام کے بقایوں کی ادائیگی کی بھی ازحد ضرورت ہے۔ کیونکہ بقایا کا حساب ہر دو چندوں کو شامل کرکے کیا گیا ہے۔ اگر کسی نے چندہ خاص دیا ہو۔ اور چندہ عام باقی ہے۔ تب بھی اس کی طرف اسیطرح بلکہ اس سے زیادہ بقایا سمجھا جائیگا۔ جیسا کہ جس نے چندہ عام دیا ہے۔ اور چندہ خاص کا بقایا ہے۔ بقایا کا حساب کیا جارہا ہے۔ اور عنقریب بذریعہ الفضل شائع کیا جائیگا۔ یا علیحدہ علیحدہ دوستوں کی خدمت میں ارسال ہوگا۔

جن دوستوں نے چندہ خاص و چندہ عام کی مد میں احمدیہ سٹور یا بکڈپو تالیف و اشاعت سے رقم لینے کو لکھا ہے۔ ابھی تک کئی ایک رقوم باقی ہیں۔ مگر امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ جلدی ہی مل سکینگی۔ ایسے دوست براہ مہربانی دوبارہ بطور تحریر اس دفتر میں اطلاع کردیں۔

ذیل میں ان احباب کی فہرست ہے جن کے قرضہ حسنہ سے چندہ خاص میں رقوم تبدیل ہوچکی ہیں:-

نمبر	نام	رقم
۱	بابو فضل احمد صاحب	مار
۲	منشی گوہر علی صاحب پٹواری	[illegible]
۳	شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی	۱۰۰ مار
۴	ہر سہ صاحبزادگان حضرت مسیح موعودؑ	۲۴۰۰ [illegible]
۵	محبوب عالم صاحب ملازم سنتری موسی	مار
۶	ڈاکٹر فضل دین صاحب	مار
۷	سید عبدالمجید صاحب کپورتھلہ	[illegible]
۸	قاضی محبوب عالم صاحب جے پور	مار
۹	میاں امام الدین صاحب سیکھوڑ	[illegible]
۱۰	بابو شاہ عالم صاحب جہلم	مار
۱۱	مولوی احسان الحق صاحب مونگیر	مار
۱۲	شیخ حسن صاحب یادگیر	مار
۱۳	منظور احمد صاحب سلانوالی	[illegible]
۱۴	مولوی عمرالدین صاحب صحیح	مار
۱۵	شیخ یعقوب علی صاحب	[illegible]
۱۶	اقبال بیگم صاحبہ بجانب بابو اکبر علی صاحب ریلوے	مار
۱۷	بابو عبدالحمید صاحب شملہ	مار
۱۸	بابو نورالدین صاحب راولپنڈی	مار
۱۹	چوہدری بشارت علی خاں صاحب سب پوسٹ ماسٹر نوشہرہ	مار
۲۰	سیٹھ عبداللہ صاحب سکندرآباد	[illegible]
۲۱	سیٹھ الہ دین صاحب سکندرآباد	[illegible]
۲۲	مولوی ابوالحمید صاحب حیدرآباد	مار
۲۳	مولوی عبدالقادر صاحب ؍؍	[illegible]
۲۴	سیٹھ محمد غوث صاحب ؍؍	[illegible]
۲۵	شیخ محمد حسین صاحب سب جج زیرہ	مار
۲۶	ایم عبدالعزیز صاحب سیلون	[illegible]
۲۷	چوہدری کرم الٰہی صاحب کرم پورہ	[illegible]
۲۸	میاں میراں بخش صاحب شیخ پور	مار
۲۹	بابو عطاء اللہ صاحب لاہور	مار
۳۰	حافظ عبدالغنی صاحب حیدرآباد	مار
۳۱	سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد	[illegible]
۳۲	حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور	مار
۳۳	شیخ عبدالرشید صاحب بٹالہ	[illegible]
۳۴	بابو عبداللہ صاحب مالاکنڈ	مار
۳۵	محمد عظیم الدین صاحب بیربیک شاہ	مار
۳۶	مولوی احمدالدین صاحب گجرات	مار
۳۷	شیخ عبداللہ صاحب راجپورہ	مار
۳۸	محمد طیب اللہ صاحب بھرت پور	[illegible]
۳۹	میر کلیم اللہ صاحب شموگہ	مار
۴۰	محمد امیر صاحب فیروزپور	مار
۴۱	محمد اشرف صاحب فیروزپور	مار
۴۲	سلطان احمد صاحب فیروزپور	مار
۴۳	خان صاحب منشی فرزند علی صاحب ؍؍	مار
۴۴	ملک مولا بخش صاحب گورداسپور	[illegible]
۴۵	محمد حسین صاحب کلکتہ	[illegible]
۴۶	محمد صدیق صاحب کلکتہ	[illegible]
۴۷	شیخ دین صاحب کیمل پور	مار
۴۸	منظور علی صاحب چندوسی	[illegible]

نمبر	نام	رقم
۴۹	بابو سراج الدین صاحب اچھپور	مار
۵۰	ماسٹر خیرالدین صاحب بالاگھاٹ	ماصہ
۵۱	سید محمد ایوب شاہ صاحب بٹیالہ	مار
۵۲	عبدالکریم صاحب اڑکانہ کٹھن	صہ
۵۳	مولوی علی احمد صاحب بھاگلپور	صہ
۵۴	شیر زمان خاں صاحب مجھنڈ	ماصہ
۵۵	منشی محمد دین صاحب کھاریاں	صہ
۵۶	ڈاکٹر محمد اشفاق خاں صاحب حصار	مار
۵۷	پیر اکبر علی صاحب فیروزپور	سار
۵۸	ماسٹر الٰہی بخش صاحب	لصہ
۵۹	سید محمد اشرف صاحب لاہور	مار
۶۰	پروفیسر عبداللطیف صاحب چٹاگنگ	مار
۶۱	محمد عبداللہ صاحب لاہور (سیالکوٹ)	مار
۶۲	میاں محمد شفیع صاحب شب قدر	مار
۶۳	ڈاکٹر عبدالغفار صاحب شب قدر	مار
۶۴	ڈاکٹر حاجی صاحب بغداد	صہ
۶۵	جلیل القدر خاں صاحب بغداد	مار
۶۶	چوہدری حاکم علی صاحب پنیار	مار
۶۷	چوہدری اللہ بخش صاحب "	مار
۶۸	چوہدری رسول بخش صاحب "	مار
۶۹	چوہدری محمد بخش صاحب "	صہ
۷۰	بابو محمد اسمٰعیل صاحب جھنگ	صہ
۷۱	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فاضلکا	ماصہ
۷۲	چوہدری سردار خاں صاحب بھاکا	صہ
۷۳	میاں عبدالعزیز صاحب عالم پور	للصہ
۷۴	عبدالغفور صاحب سانبھر	مار
۷۵	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب برہما	مار
۷۶	ڈاکٹر لعل محمد صاحب لیڈون	مار
۷۷	ایم برکت علی صاحب بغداد	مار
۷۸	ملک رسول بخش صاحب "	مار
۷۹	سید لعل شاہ صاحب	صہ
۸۰	ڈاکٹر سراج الدین صاحب امرتسر	مار
۸۱	رحیم بخش صاحب امرتسر	مار
۸۲	ایم غلام حسین صاحب بوڈھانہ	صہ
۸۳	سید مبارک علی شاہ صاحب بوڈھانہ	صہ
۸۴	ماسٹر قادر بخش صاحب بوڈھانہ	صہ
۸۵	مرزا ناصر علی صاحب فیروزپور	مار
۸۶	بابو محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر	مار
۸۷	صوفی عبدالرحیم صاحب بغداد	سار صہ
۸۸	قاضی محمد رشید صاحب بغداد	مار
۸۹	ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب افریقہ	سار صہ
۹۰	مولوی عبدالقادر صاحب کٹک	مار
	میزان کل	صہ

تریاق القلوب کب چھپی

مولوی محمد علی صاحب پر حجۃ محمد نمبر ۲

قدیم سے یہ سنت اللہ جاری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنے برگزیدوں کو ہر میدان میں نصرت عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس کا وعدہ ہے۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون اور اس کے پیارے بندوں کی مخالف ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہیں۔ اہل بصیرت پر یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح الزمانؑ کے مخالفین ہمیشہ ناکام رہے اور نامراد ہی مرے۔ اور وہی سنت اللہ آپ کی جماعت کے ساتھ اب بھی ہے۔

حقیقت سے ناآشنا پیغام صلح نے ہمارے مضمون کا جواب چند بے ہودہ الفاظ میں دیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "چونکہ تریاق القلوب ۱۸۹۹ء میں چھپ رہی تھی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت اقدس نے دعوے نبوت کیا تھا۔ کیا معقول استدلال ہے" (پیغام نمبر ۱ جلد ۱۱) لیکن بقول چور کی داڑھی میں تنکا پیغام کو جھٹ یہ سوجھی کہ اب خیر نہیں۔ اس لئے آگے چلکر لکھتا ہے۔ "فرض کرو تریاق القلوب ۱۸۹۹ء بلکہ نہیں ۱۸۹۹ء میں چھپ رہی تھی۔ اس سے فائدہ ہے جب تم حضرت صاحب کی کسی تحریر سے یہ نہ دکھاؤ کہ انہوں نے پہلے دعوے کو منسوخ کر کے کوئی نیا دعوے کیا تھا۔"

اب ہم پیغام کے امیر اور اس کے ہواخواہوں کو بتاتے ہیں کہ اس سے کیا فائدہ ہے۔ ذرا کان کھول کر سنیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ "اگر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ تریاق القلوب میں کچھ اور لکھا ہے اور ریویو میں کچھ اور تو بھی آپ کا مطلب ثابت نہیں ہوتا۔ ہم کس طرح مان لیں کہ تریاق القلوب کے حوالہ کو ریویو کے حوالہ نے منسوخ کر دیا۔ کیوں نہ یہ کہا جائے۔ کہ تریاق القلوب کے حوالہ نے ریویو کے حوالہ کو منسوخ کر دیا۔ اور ہماری بات اس دلیل سے اور بھی وزنی ہو جاتی ہے۔ کہ ریویو کا مضمون دافع البلاء سے لیا گیا ہے۔ جو ۱۹۰۲ء کے ابتدا میں شائع ہوا۔ اور تریاق القلوب اکتوبر ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ پس یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ جو کتاب پہلے لکھی گئی۔ وہ بعد کی کتاب کو منسوخ کر دے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس امر کو تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ جو بات بعد میں لکھی گئی۔ وہ اس بات سے منسوخ ہو جائے۔ جو اس سے چھ ماہ پہلے لکھی گئی۔ جو حکم بعد میں دیا جائے۔ وہ پہلے حکم کا ناسخ ہوتا ہے۔ نہ کہ پہلا حکم بعد کے حکم کا؟"

اور وہ حوالے یہ ہیں۔

تریاق القلوب کا حوالہ

اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اسی تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح موعودؑ پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷)

ریویو کا حوالہ

خدا نے اسی امت میں سے مسیح موعودؑ بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے"

ریویو آف ریلیجنز جلد اول صفحہ ۲۵۷

کیا اب بھی پیغام کو معلوم ہوا کہ نہیں۔ کہ اس سے کیا فائدہ۔ ہاں اس سے یہ فائدہ تھا۔ کہ امیر پیغام اور اس کے رہ صواب سے برگشتہ ٹولے پر حجت ملزمہ قائم کی جائے۔ اور مسئلہ نبوت میں جو کانٹا ان کے قلبوں میں چبھا ہوا تھا تریاق القلوب سے نکالا جائے۔ جس کا دبی زبان سے اسکو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ لیکن چونکہ ہمیں ان کی کامل شفا مطلوب ہے۔ اس لئے دو اور حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

کرنی الحقیقت تریاق القلوب ۵ر نومبر سے پہلے کی شائع شدہ ہے۔ اور پیغامیوں کے عقائد فاسدہ حضرت اقدس کی تعلیم سے کوسوں دور ہیں۔ جن کی درستی کی ان کو جلد سے جلد خبر لینی چاہئیے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

۱۔ "خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ۱۸۹۰ء کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں۔ چنانچہ چار لڑکے چار پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئے جن کا مفصل ذکر کتاب تریاق القلوب میں ہے۔ ایسا ہی مکرمی اخویم مولوی حکیم نوردین صاحب کی نسبت پیشگوئی کہ ان کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس کے بدن پر پھوڑے ہونگے اور آتھم کی نسبت پیشگوئی اور الزام قتل سے انجام کار میری بری ہونے کی نسبت پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہو چکی۔ اور ہزار انسان اس کے گواہ ہیں۔ اور یہ تمام پیشگوئیاں رسالہ تریاق القلوب میں مندرج ہیں"۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲ حاشیہ الراقم مرزا غلام احمد از قادیان ۲۷ر ستمبر ۱۹۰۰ء)

۲۔ "اور وہ نشان جو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے وہ سو سے بھی زیادہ ہیں۔ جو کتاب تریاق القلوب میں درج کئے گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مخالف پہلے منکروں کی طرح بن گئے ہیں"

اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۴

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۱۵ر دسمبر ۱۹۰۰ء

اے احمدیہ بلڈنگ کے رہنے والو کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس صداقت کو قبول کرے اور اعلان کردے کہ بیشک تریاق القلوب ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے کی چھپی ہوئی ہے لا تکتموا الشہادۃ کے ارشاد کو مت بھولو اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ نبوت دنیا میں رحمت ہے اس کو لعنت مت قرار دو۔ اور اپنے سے پہلے لوگوں کے انجام پر ہی نظر ڈالکر سبق حاصل کرو۔ اور یاد رکھو کہ دو کشتیوں پر ٹانگ رکھنے والے ہمیشہ غرق ہوتے ہیں۔

کیا ہم امید رکھیں کہ مولوی صاحب اب اعلان کریں گے کہ تریاق القلوب کا حوالہ منسوخ ہے ریویو کے حوالہ سے کیونکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ م

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

قادیان میں مکان بنانے والوں کو اطلاع دیجاتی ہے

کہ اکثر احباب نے قادیان میں رہایش کی خاطر زمین خریدی ہوئی ہے۔ مگر بسبب رخصت نہ ملنے کے یا کاروباری صورت میں فرصت نہ ہونے سے انکو مکان بنانے کا موقعہ نہیں ملتا نیز بعض اس وجہ سے کہ ان کو مکان بنانے کا تجربہ نہیں۔ اس کام میں ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کیلئے لکھا جاتا ہے کہ مولوی فضل الہی صاحب سرگودھوی جو ہجرت کرکے قادیان آگئے ہیں۔ اور اس کام سے خوب واقف ہیں۔ وہ ٹھیکہ پر یا بصورت معینہ معاوضہ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں ہمارا علم اور یقین ہے کہ وہ نہایت اخلاص ہمدردی محنت اور دیانت سے کام کریں گے۔

نوٹ:۔ زمین خرد و خد کے متعلق بھی تمام انتظام کرا سکتے ہیں امید کہ احباب ان کی خدمات سے فائدہ اٹھا دیں گے۔ خط و کتابت ان سے قادیان محلہ دارالفضل کے پتہ پر کیجا وے۔ والسلام

سید محمد اسحٰق مولوی فاضل افسر جلسہ سید محمد سرور شاہ سیکرٹری صدر انجمن

شفا خدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں۔ (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت شفا ہی دیدینے کا بیمہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے جس کا بلا معاوضہ سب کیلئے یکساں فیض جاری ہے دوائیاں ہماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں۔ بس ہر ایک چیز اسی کے حکم کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے۔ کہ ہم ایمانداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویات دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑیں۔ لہذا ہاتھ کے کنگن کو دیکھنے کے لئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی سرٹیفکیٹ نہیں بلکہ سچ جھوٹ کے پرکھنے کیلئے سب سے بہتر کسوٹی تجربہ ہے اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

تریاق دمہ

کے متعلق سلسلہ عالیہ کے اشد ترین دشمن اخبار کی رائے

تریاق دمہ ضیق النفس یعنی مرض دمہ کیلئے کسقدر مفید ہے اور کیسے کیسے کہنہ مریض خدا کے فضل اور تریاق دمہ کے استعمال سے شفایاب ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ چونکہ اس طرح ہر ایک اپنی چیز کی تعریف کرسکتا ہے۔ ہاں جن دوستوں نے اسے منگا کر استعمال کیا ہے۔ وہ اس کے دلکش برقی فائدہ سے خوب واقف ہیں۔

اخبار اہل سنت والجماعت مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۱۹ء میں لکھتا ہے "خواجہ صاحب کا ایجاد کردہ تریاق دمہ ہم نے استعمال کرایا ہے واقعی ضیق النفس کیلئے تریاق اثر رکھتا ہے۔ اس موذی مرض میں ہزاروں آدمی گرفتار ہوکر زندہ درگور ہوتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے تریاق دمہ ایجاد کرکے ان لوگوں پر بڑا احسان کیا ہے۔

ایک ہفتہ کے استعمال سے اس موذی مرض سے ہمیشہ کیلئے نجات ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

تریاق البدن یہ تریاق جڑی بوٹیوں سے بمحنت شاقہ کے بعد طیار کی گئی ہے۔ قریباً ہر مرض کیلئے اکسیر ہے خصوصاً خون کی خرابی۔ کمزوری گردے دلیجے کے مرض قبض رگوں کی کمزوری سر درد کھانسی پیٹ درد وجع المفاصل وغیرہ مرض اچھا کردیتی ہے۔ اور جسم کو خوب طاقت پہنچاتی ہے۔ اس تریاق کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے قیمت فی ڈبیہ صرف عہ آزمایش شرط ہے۔

خواجہ معین الدین احمدی موجد تریاق دمہ قادیان

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ اٹیچی کیس۔ ہینڈ بیگ۔ رہولڈال۔ بستر بند کار بکس۔ ٹائی کیس برس بلاٹنگ پیڈ گیٹس۔ پیٹیاں گن کیس ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شوز مردانہ و زنانے نہایت عمدہ مضبوط اشیں ولایتی مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرماکر امتحان کیجئے۔ ملک الطاف حسین

احمدی فینسی لیدر گڈس مینوفیکچرز شوراب دروازہ شہر مرزا پور

ان کتب کی تھوڑی تعداد باقی ہے

تبلیغ ہدایت مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد سلمہ اللہ جسکی تفصیل الفضل کے ایک نمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ قیمت ۱۲/

تبلیغ حق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پر معارف تبلیغی تقریر۔ جو ایک معزز مہمان کے لئے بیان فرمائی۔ ۴ر فی روپیہ ۵ عدد

احمدیہ پاکٹ بک نہایت ہی مفید اور کارآمد جس میں قریباً ساڑھے پانسو دلائل و حوالجات مختلف مذاہب کے متعلق جمع کئے گئے ہیں۔ ۱۲ر

مکتوبات مسیح موعود بنام مولوی عبداللہ صاحب سنوری ۶ر

سوانحعمری امام بخاری رحمتہ اللہ ۲ر

خلافت راشدہ مولفہ مولوی عبدالکریم صاحب شیعوں کی تردید میں زبردست لاجواب تصنیف قیمت ۱۲/

براہین احمدیہ پر ریویو از مولوی محمد حسین بٹالوی ۴ر

سلسلہ احمدیہ کی کل کتب مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں

کتاب گھر قادیان

ہندوستان کی خبریں

التوائے سول نافرمانی کی اپیل

پروفیسر روچی رام ساہنی۔ مسٹر بی این رلیا رام میونسپل کمشنران لاہور میونسپل بورڈ نے منٹی کانگریس کمیٹی لاہور کے نام ایک اپیل شائع کی ہے کہ لارنس بت کے اٹھانے کے لئے سلسلہ میں سول نافرمانی کو ملتوی کر دیا جائے۔

۱۸ر مارچ کو سارے ملک میں ہڑتال کی جائے

بمبئی ۱۳ر جنوری۔ انڈین نیشنل کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۳۰ر جنوری میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا چونکہ ۱۸ر مارچ مسٹر گاندھی کی سزایابی کا دن ہے۔ اس لئے سارے ملک میں اس روز مناسب طریقہ سے دعا مانگی جائے۔ ورکنگ کمیٹی اہل ہند سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس روز سارے ملک میں پر امن ہڑتال کریں۔ ۱۰ر مارچ سے ۱۸ر مارچ تک تلک سوراجیہ فنڈ جمع کیا جائے۔ والنٹیر بھرتی کئے جائیں۔ اور کھدر کا اعلان کیا جائے۔

لارنس کے بت کا فیصلہ ۱۸ر مارچ تک معرض التوا میں

بلدیہ لاہور کے میونسپل کمشنروں کی پر زور درخواست پر کانگریس کمیٹی شہر لاہور نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی سرگرمیاں کو ۱۸ر مارچ تک معرض التوا میں ڈال دے۔ میونسپل کمشنروں نے یقین دلایا ہے۔ کہ اس وقت تک وہ خود لارنس کے بت کے مسئلہ کو پیش کر کے اس کا فیصلہ کرا لینگے

افسوسناک کشیدگی

احمد آباد۔ ۲ر فروری کہا جاتا ہے۔ کہ سرا پور کے مسلم و ہنود میں اختلاف و نفاق پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں ہندوؤں نے مندروں کے بت توڑنے کی بنا پر تین بوہروں اور ایک ایرانی پر نالش دائر کر دی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

ترک عہدنامہ پر دستخط کرنے کیلئے تیار ہیں

لاسین۔ ۴ر فروری متنازعہ مسائل کو علیحدہ کر کے ترک دیگر شرائط کا عہدنامہ پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں۔ علاقہ موصل کے بارہ میں بھی انگریزوں سے گفتگو کرنے پر آمادہ ہیں۔

روس نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا

لاسین۔ یکم فروری روسی ڈیلیگیٹ نے دره دانیال کے صلحنامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا

فرانس کی پیش قدمی جرمنی میں

ایسین ۔ ۸ر فروری فرانسیسی فوج نے نسپ برگ بارن کرنیچ اور جنوب کی طرف انیر فیلڈ اور بارمن پر قبضہ کر لیا ہے۔

ترکوں کے خلاف شورش

قسطنطنیہ ۔ ۸ر فروری۔ عراق کے متعدد قصبہ جات کی طرف سے ملک فیصل اور ہائی کمشنر کو تار موصول ہوئے ہیں۔ جن میں موصل کے متعلق ترکوں کے مطالبات کے خلاف تاریخ اور آبادی کی بنا پر سخت احتجاج پیش کیا گیا ہے

ترکوں کی سرنگ سمرنا میں

قسطنطنیہ ۔ ۸ر فروری سمرنا کے جنگی جہاز برطانی جہاز کالیسو اور فرانسیسی کروزر والڈیک روسو پر مشتمل ہیں۔ آزاد ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عہدنامہ مدانیہ کے بعد بندرگاہ سمرنا میں داخل ہونے کے دروازہ میں سرنگیں لگادی ہیں۔ صرف ایک راستہ کھلا ہے۔ جس کے ذریعہ جہازات ساحل کے مورچہ سے چند گزوں کے فاصلے پر پہنچ سکتے ہیں۔

۱۲۵ میل لمبا پل

امریکہ کے مشرقی کنارے کی طرف فلوریڈا نامی ٹاپو ہے۔ اس ٹاپو کے کنارے تک جو ریلوے پل بنایا گیا ہے اس کی لمبائی ۱۲۵ میل ہے

ریت میں چلنے والی موٹر

فرانس کی ایک موٹر گاڑی نے افریقہ کے ریگستان کو پار کر لیا

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر منیجر اسلامیہ پریس قادیان میں حمید نالکان کے لئے شائع کیا)